© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

معاصر معارف سے یہ معلوم کرکے بڑی مسرت ہوئی کہ مطبوعاتِ دارالمصنفین اعظم گڈھ کی پاکستان میں ناجائز اشاعت اور ان کی فروختگی کا جو معاملہ کم وبیش ایک برس سے چل رہا تھا وہ بحمداللہ بخیر وخوبی اس طرح ختم ہوگیا کہ مولانا کوثر نیازی صاحب نے ذاتی طور پر اس سے دلچسپی لی اور اُن کی تجویز کے مطابق نیشنل بک فاؤنڈیشن نے جو پاکستان کا سرکاری ادارہ ہے پاکستانی روپیہ کے حساب سے دارالمصنفین کی ایک سو پندرہ کتابوں کا پاکستان کے لئے حقِ اشاعت پندرہ لاکھ روپیہ میں خرید لیا ہے، اس طرح اب کسی کو ان کتابوں میں سے کسی کتاب کو ناجائز طور پر چھاپنے کی جرأت نہ ہوگی۔

ہندوستان اور پاکستان کے باہمی تعلقات میں جو خوشگواری پیدا ہورہی ہے اس معاملہ کو بھی اس کا ایک ثمرِ خوش اثر باور کرنا چاہیے، ورنہ ۱۹۶۹ء میں جب خاکسار راقم الحروف پہلی مرتبہ پاکستان گیا تھا تو اُس زمانہ میں وہاں کی گورنمنٹ کے ایک سرکلر کے ماتحت کسی ہندوستانی کی کتاب نہ کوئی لائبریری خرید سکتی تھی اور نہ وہ پاکستان میں کہیں نصاب میں داخل ہوسکتی تھی، علامہ علاء الدین صدیقی جو میرے نہایت مخلص دوست ہیں اُس زمانہ میں پنجاب یونیورسٹی، لاہور کے وائس چانسلر تھے، انھوں نے خود بیان کیا کہ اس سرکلر کی وجہ سے ہم سخت پریشانی میں مبتلا ہوگئے ہیں، کیونکہ اردو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زبان میں اسلامیات پر جس پایہ کی کتابیں ہندوستان میں لکھی گئی اور چھپی ہیں پاکستان میں ان کا عشر عشیر بھی نہیں، اگر ہماری لائبریریاں اور ہمارے ہاں اسلامیات کا نصاب ان کتابوں سے خالی رہے تو پھر ہمارے پاس رہے گا ہی کیا؟ علامہ موصوف نے یہ بھی فرمایا: آپ کی دو کتابیں "صدیق اکبر" اور "مسلمانوں کا عروج و زوال" پنجاب یونیورسٹی، لاہور، کراچی یونیورسٹی اور ڈھاکہ یونیورسٹی تینوں جگہ اسلامی تاریخ کے نصاب میں شامل چلی آرہی تھیں، لیکن اس سرکلر کے ماتحت اب خارج کردی گئی ہیں جس کا ہم لوگوں کو بے حد افسوس ہے۔ ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ دونوں ملکوں کے درمیان ثقافتی تعلقات کی طرف یہ ایک مستحسن قدم ہے اور آئندہ ان میں اور ترقی ہوگی، یہاں تک کہ ایک ملک کے لوگ دوسرے ملک کے مصنفین کی کتابوں اور تحریروں سے فائدہ اٹھائیں گے۔ دونوں ملکوں میں باہم طلبا اور اساتذہ کا تبادلہ ہوگا اور ایک ملک کے اسکالر اور دانشور بے تکلف دوسرے ملک کے سیمیناروں، کانفرنسوں اور علمی و ادبی اجتماعات میں شریک ہوسکیں گے۔

دارالمصنفین کے اس معاملہ کے لئے حکومت ہند اور حکومت پاکستان دونوں اہل علم کے شکریہ کے مستحق ہیں، حکومت پاکستان اس لئے کہ اس نے اپنے عمل سے ہندوستان کے ایک علمی اور اسلامی ادارہ کی بروقت امداد کرکے اس کو موت و حیات کی کشمکش اور عظیم خسارہ اور نقصان سے بچالیا اور حکومت ہند اس لئے کہ اس نے فراخدلی سے ایک ہندوستانی ادارہ کو پاکستان سے یہ لین دین کرنے کی اجازت دی، لیکن اس پورے ڈرامہ میں سید صباح الدین عبدالرحمٰن صاحب نے جو رول ادا کیا ہے وہ بھی بڑا سزاوار تحسین و آفرین ہے، انھوں نے معارف میں بڑا شور و غل مچایا، پاکستان کے متعدد سفر کئے، کئی کئی مہینے وہاں

© rasailojaraid.com